ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان ۔ فتاویٰ رضویہ ۔ احکام شریعت ۔ حدائق بخشش ۔ الامن والعلیٰ ۔
شمع شبستانِ رضا جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

ناشران
بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم
فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب .... ملفوظات

مصنف .... مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

سرورق .... امر شاہد

مطبع .... فرینڈز پرنٹرز، جہلم

ہدیہ .... -/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم وعرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم واَدب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

ارشاد: اس کا خیال خوف، دل میں کیا برملا فحش گالیاں دیتے ہیں بعض خبثا تو مغلظات سے بھرے ہوئے بیرنگ خطوط بھیجتے ہیں۔ پھر ایک نہیں اللہ اعلم کتنے آتے ہیں۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں، اس سے زیادہ میری ذات پر حملہ کریں، میں تو شکر کرتا ہوں۔ کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین کی سپر بنایا کہ جتنی دیر وہ مجھے کوستے گالیاں دیتے، برا بھلا کہتے ہیں اتنی دیر اللہ و رسول جلالہٗ و ﷺ کی توہین و تنقیص سے باز رہتے ہیں۔ ادھر سے کبھی اس کے جواب کا وہم بھی نہیں ہوتا، اور نہ کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے کے لئے ہے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا:

وَ لَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اَذًی کَثِیۡرًا۔

البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔

بڑے بڑے ائمہ و مجتہدین و صحابہ و تابعین تو مخالفین کے سب و شتم سے بچے نہیں یہ در کنار جب اللہ واحد قہار اور اس کی پیارے حبیب و محبوب احمد مختار ﷺ کی شان گھٹانا چاہی، انھیں عیب لگائے تو اور کوئی کس گنتی میں۔

ایک صاحب ولایت نے حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی بارگاہ میں حاضری کا منزل دور دراز سے قصد فرمایا: راہ میں جس سے حضرت محبوب الٰہی کا حال دریافت فرماتے لوگ تعریف ہی کرتے، انھوں نے اپنے دل میں کہا میری محنت ضائع ہوئی۔ کہ یہ اگر حق گو ہوتے لوگ ضرور ان کے بدگو ہوتے جب دہلی قریب ہو رہی انھوں نے لوگوں سے پوچھا۔ اب مذمتیں سنیں کوئی کہتا: وہ دہلی کا مکار ہے کوئی کچھ کہتا۔ انھوں نے کہا الحمد للہ میری محنت وصول ہوئی۔

حضرت یحییٰ علیہ والصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: الٰہی مجھے ایسا کر کہ کوئی مجھے برا نہ کہے ارشاد باری ہوا: اے یحییٰ یہ میں نے اپنے لئے تو کیا نہیں، کوئی میرا شریک بناتا ہے، کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے کوئی میرے لئے بیٹے ٹھہراتا ہے۔ لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہنے والے موجود ہیں لیکن حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک بھی برا کہنے والا نہیں۔ قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی توہینیں کرتا ہے یہاں تک انھیں اور ان کی ماں صدیقہ بتول طاہرہ کو فحش گالیاں

تک دیتا ہے۔ چار سو انبیاء کو صاف جھوٹا لکھا تھے کہ در بارہ حدیبیہ، خود شانِ اقدس حضور ﷺ پر ناپاک حملہ کیا مگر یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہی کی۔

(یہ فرما کر ارشاد فرمایا) کیا اس پر بھی بعض احمق سختی کا الزام دیتے ہیں۔ اللہ و رسول کو گالیاں دینا تو کوئی بات ہی نہ ہو، نہ وہ سختی ہے نہ بے تہذیبی ہے نہ کوئی بُری بات، ادھر سے ان کی اس ناپاک حرکت پر کافر کہا اور بس! سختی و بے تہذیبی سب کچھ ہوگئی۔ ہاں ہاں! اللہ و رسول کی شان میں جو گستاخی کرے گا اسے ضرور کافر کہا جائے گا کسے باشد اور واللہ کہ میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ و رسول جل و علا ﷺ کے احکام بیان کرتا ہوں، میں تو ان کا چپراسی ہوں۔ چپراسی کا کام ہی سرکاری حکمنامہ پہنچانا ہے نہ کہ اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا، اللہ کے کرم سے امید کہ وہ قبول فرمائے آمین!

عرض: حضور علم ما کان و ما یکون حضور اقدس ﷺ کو حاصل ہے مگر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ فرمایا گیا تو شعر کا علم نہ ہوا۔

ارشاد: جب علم کسی فن کی طرف نسبت کیا جائے تو اس کے معنی دانستن نہیں ہوتے بلکہ ملکہ و اقتدار جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں گھوڑے پر چڑھنا جانتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا جو مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں ہے بلکہ یہ کہ قدرت رکھتا ہے یا یہ کہ گھوڑے پر چڑھنا نہیں جانتا تو یہ مطلب نہیں کہ جو اس کا مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں نہیں کہ غیر کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس کا مفہوم اس نے ضرور جانا، باقی قدرت نہیں رکھتا، حدیث میں ارشاد ہوا:

عَلِّمُوْا بَنِیْنَكُمُ الرَّمْیَ وَ السِّبَاحَةَ

اپنے بیٹوں کو تیر اندازی اور تیرنا سکھاؤ

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے مفہوموں کا ان کو تصور کرادو بلکہ یہ کہ ان فنون کو ان کے قابو میں کردو کہ تیر نشانے پر لگاسکیں اور دریا تیر سکیں تو آیہ کریمہ کے یہ معنی نہیں کہ اوروں کے اشعار حضور کے علم میں نہیں بلکہ یہ معنی کہ حضور کو ہم نے شعر گوئی پر قدرت نہیں دی اور نہ یہ حضور کے لائق۔ صحابہ قصائد عرض کرتے کیا ان کے اشعار ہمارے حضور کے علم میں نہ آتے بلکہ بعض بعض مواقع پر اصلاح فرمائی ہے۔ کعب بن زبیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصیدۂ نعتیہ میں عرض کیا۔